اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ پاکستان کا مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد (۲۷ جولائی ۲۰۰۵ء)

آج ہم یہاں پر قوم کو، حکومت کو اور بین الاقوامی برادری کو امن، عافیت اور سلامتی کا پیغام دینے کے لیے یکجا ہیں۔ ہم لندن بم بلاسٹ اور شرم الشیخ بم بلاسٹ کے متاثرین، ان کے خاندانوں اور حکومتوں کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور کوئی بھی ایسی کارروائی جس سے بے قصور سویلین آبادی، مردوں، عورتوں اور بچوں کی زندگیاں اور املاک تلف ہوں، انسانیت اور اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم امریکا، برطانیہ اور مغربی ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ افراد کے جرائم کو مذہب، قوم اور ملک کے ساتھ بریکٹ نہ کیا جائے بلکہ جرم کو صرف جرم اور مجرم کو بلاتمیز رنگ و نسل، مذہب و قوم، صرف مجرم سمجھا جائے۔ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ضروری تحقیق، قرائن، شواہد اور ثبوت کے بغیر فیصلے صادر نہ کیے جائیں۔ اس سے نظامِ عدل پر لوگوں کا اعتماد متزلزل ہوتا ہے۔ ہم حکومتِ برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ برطانیہ میں نسلوں سے مقیم برطانوی مسلم شہریوں کی جان، مال، آبرو، املاک اور مساجد کا تحفظ یقینی بنائے، کیوں کہ بعض مساجد پر حملوں کی خبریں عالمی میڈیا پر آئی ہیں۔

ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ دینی مدارس کو عمومی اور مبہم انداز میں دہشت گردی، شدت پسندی، اور عسکری تربیت کے الزامات کا ہدف نہ بنایا جائے اور کریک ڈاؤن جیسی مہمات کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے۔ اس کے عواقب ملک و ملت اور حکومت کے لیے تباہ کن ہوں گے۔ ہماری رائے میں اسٹیبلشمنٹ میں ایسے نادیدہ عناصر موجود ہیں جو حکومت اور صدر مملکت کے ساتھ دینی قوتوں اور مدارس کی براہِ راست محاذ آرائی اور تصادم چاہتے ہیں۔ ایسے عناصر کا کھوج لگا کر ان کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت مساجد و مدارس سے حکومت کے خلاف کوئی بھی مہم جاری نہیں ہے اور اہلِ مدارس پرسکون انداز میں اپنے تعلیمی اور تربیتی کام میں مصروف ہیں۔ ہم برملا یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر حکومت کی نظر میں کوئی ادارہ یا ادارے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں تو حکومت ان کا نام لے، ان کی فہرست جاری کرے اور ثبوت و شواہد کے ساتھ ان کے خلاف کارروائی کرے۔

اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ پاکستان اس میں مزاحم نہیں ہوگا۔ ماضی میں ۷ ستمبر ۲۰۰۴ء کے ایک اجلاس میں صدر پاکستان نے یہ واضح ہدایت دی تھی کہ اگر حکومت کو کسی مدرسہ/ دارالعلوم یا اس کے سربراہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنی ہو تو جس وفاق/تنظیم یا رابطے کے ساتھ اس کا الحاق ہے، اس کے سربراہ کو اعتماد میں لے کر کارروائی کی جائے اور مطلوب شخص کو ان کے تعاون سے طلب کیا جائے، اگر کوئی ادارہ یا اس کا سربراہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہوا تو ثبوت آنے پر اس کی رکنیت متعلقہ تنظیم سے ختم کردی جائے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام آباد میں طالبات کے مدرسہ پر کارروائی کرتے وقت صدر کے اس پیمان کو توڑا گیا ہے اور چادر و چاردیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ اس کے ذمہ داروں سے ایسی باز پرس کی جائے جس سے دینی مدارس کی متاثرہ طالبات اور عوام مطمئن ہوں۔

اس طرح ہم مساجد میں بھی پولیس کی بے جا مداخلت کی مذمت کرتے ہیں اور حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ اس طرح جو دین دار لوگ، سیاستِ دوراں سے ہٹ کر، اپنے خالص تعلیمی، تربیتی اور دعوت وارشاد کے مشن پر لگے ہوئے ہیں، ان میں حکومت کے خلاف نفرت، بدگمانی اور بے اعتمادی پیدا ہوگی اور انجام کار یہ مہم منفی نتائج پیدا کرے گی۔

ہم یہ بھی باور کرانا چاہتے ہیں کہ مدارس کی رجسٹریشن کا عمل حکومت نے روکا ہوا ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سابقہ طریقۂ کار کے مطابق اس پر پابندی کو اٹھالے، کسی نئے قانون کی ضرورت ہرگز نہیں ہے اور جو ادارے پہلے سے ملک کے کسی بھی قانون کے تحت قائم ہیں، رجسٹرڈ ہیں اور کام کررہے ہیں، انہیں ہرگز نہ چھیڑا جائے۔ حکومت کو کوئی ڈیٹا مطلوب ہو تو پولیس کی بجائے تنظیمات اور وفاقوں کے ذریعے اسے حاصل کرے۔ اس طرح باہمی اتحاد میں اضافہ ہوگا اور نفرت اور اضطراب پیدا نہیں ہوگا۔

ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وزیراعظم کے قائم کردہ مدارس اصلاح بورڈ کا نوٹیفکیشن فوراً واپس لیا جائے اور صدر پاکستان کی ۷ ستمبر ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں دی گئی ہدایت کے مطابق وفاقی وزارتِ مذہبی اُمور میں ہماری تمام درجات کی اسناد کی منظوری، ہمارے امتحانی بورڈز کو قانونی حیثیت دینے سے متعلق مذاکرات جہاں تک پہنچے تھے، وہیں سے انہیں آگے بڑھایا جائے اور تمام معاملات کو حتمی شکل دینے کے لیے تین ماہ کا ٹائم فریم مقرر کیا جائے تاکہ حکومت اور دینی مدارس کے درمیان تعاون اور اعتماد عملی شکل میں سامنے آئے اور بدگمانیوں اور مفروضہ الزامات کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو۔